بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی
حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 رجون 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ۔ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پچھلے خطبہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ذکر ہو رہا تھا اور اس کا کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج بھی میں بیان کروں گا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف جنگ احد میں بھی شامل ہوئے۔ غزوہ احد کے دن جب لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ غزوہ احد کے دن حضرت عبدالرحمن بن عوف کو اکیس زخم آئے اور پاؤں میں ایسا زخم آیا کہ آپ لنگڑا کر چلتے تھے اور سامنے کے دو دانت بھی شہید ہوئے۔

حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ شعبان چھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کی قیادت میں سات سو آدمیوں کو دومۃ الجندل کی طرف بھیجا۔ اپنے دست مبارک سے حضورؐ نے سیاہ رنگ کا عمامہ ان کے سر پر باندھا جس کا شملہ ان کے کندھوں کے درمیان رکھا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے دومۃ پہنچ کر ان کو تین دن تک اسلام کی دعوت دی وہ تین دن تک انکار کرتے رہے پھر اصبغ بن عمرو کلبی جو عیسائی تھا اور ان کا سردار تھا اس نے اسلام قبول کیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارا حال لکھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سردار کی بیٹی تماضر سے شادی کر لو۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس سے شادی کی اور اس کے ہمراہ مدینہ واپس آئے۔ تماضر بعد میں ام ابوسلمیٰ کہلائیں۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف کو یہ سعادت بھی ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد

حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی اپنی زندگی میں امت کے کسی نیک آدمی کے پیچھے نماز ضرور پڑھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ایک اور بڑا اعزاز تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن کو بخشا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ظہر سے پہلے لمبی نماز پڑھا کرتے تھے یعنی نفل پڑھا کرتے تھے۔ جب اذان سنتے تو فوراً نماز کے لئے تشریف لے آتے۔ ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا عبدالرحمن خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور یہ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ مجھے نفس کے بخل سے بچائیو۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت ہے کہ جس سال حضرت عمر خلیفہ منتخب ہوئے اس سال آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو امیر حج مقرر کیا تھا۔ ایک دفعہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رسول اللہ ﷺ کے پاس جوؤں کی کثرت کی شکایت لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف چادر پہنا کرتے تھے جس کی قیمت چار یا پانچ سو درہم تھی۔ یعنی جب ہجرت کی، کچھ بھی پاس نہیں تھا لیکن اس کے بعد قیمتی ترین لباس بھی پہنا اور بیشمار جائیداد بھی اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے پیدا کر دی۔

حضرت ابوبکر نے اپنے مرض الموت کے وقت حضرت عمر کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کر دیا تھا۔ جب آپ نے اس کا ارادہ کیا تھا اس وقت حضرت عبدالرحمن بن عوف کو بلایا اور ان سے رائے لی۔

فتح مکہ کے بعد جب حضور ﷺ نے مختلف اطراف میں کچھ وفود بھیجے تو حضرت خالد بن ولید کو بنو جزیمہ کی طرف بھیجا بنو جزیمہ نے جاہلیت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف کے والد عوف اور حضرت خالد کے چچا فاتح بن مغیرۃ کا قتل کیا تھا۔ حضرت خالد سے اس قبیلے کے ایک شخص کا غلطی سے قتل ہو گیا تھا۔ عبدالرحمن بن عوف کو حضرت خالد کے اس فعل کا علم ہوا تو آپ نے حضرت خالد کو کہا کہ تم نے اس کو اس لئے قتل کیا کہ انہوں نے تمہارے چچا کو قتل کیا تھا؟ حضرت خالد نے جواب میں سختی سے کہا کہ انہوں نے تمہارے باپ کو بھی قتل کیا تھا۔ حضرت خالد نے مزید کہا تم ہم سے پہلے ایمان لے آئے ہو اس لئے بڑا اعزاز سمجھتے ہو۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا میرے اصحاب کو چھوڑ دو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے تو ان کے معمولی خرچ کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کے متعلق فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے سرداروں کے سردار ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ عبدالرحمن آسمان میں بھی امین ہے اور زمین میں بھی امین ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف ایک دفعہ اتنے سخت بیمار ہوئے کہ غشی طاری ہوگئی۔ ان کی اہلیہ کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ جب ان کوافاقہ ہواتو کہنے لگے کہ مجھے جب غشی طاری ہوئی تھی تو میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے کہا چلو غالب امین ذات کے سامنے تمہارا فیصلہ کراتے ہیں۔ تو ان دونوں کو ایک شخص اور ملا اور کہنے لگا اسے مت لے جاؤ کیونکہ یہ ماں کے پیٹ سے ہی سعادت مند ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف ان لوگوں میں سے ہیں جو عشرۃ مبشرۃ میں سے تھے جن کو جنت کی بشارت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی لیکن پھر بھی ان لوگوں میں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت اتنی تھی کہ ہر وقت فکر میں رہتے تھے اور صدقہ وخیرات بڑی کثرت سے کیا کرتے تھے۔

ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام کی طرف نکلے یہاں تک کہ سرغ مقام پر پہنچے۔ آپ کی ملاقات فوجوں کے کمانڈر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی۔ لوگوں نے حضرت عمر کو بتایا کہ شام کے ملک میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ حضرت عمر نے مشورہ کے بعد لوگوں میں واپسی کا اعلان کر دیا۔ حضرت ابوعبیدۃ بن جراح نے اس موقع پر سوال کیا کیا اللہ کی تقدیر سے فرار ممکن ہے؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابوعبیدۃ کاش تمہارے علاوہ کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی۔ ہاں ہم اللہ کی ایک تقدیر سے فرار ہوتے ہوئے اللہ ہی کی ایک دوسری تقدیر کی طرف جاتے ہیں۔ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ان کو لے کر ایسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز ہو اور دوسرا خشک تو کیا ایسا نہیں کہ اگر تم اپنے اونٹوں کو سرسبز جگہ پر چراؤ تو وہ اللہ کی تقدیر سے ہے اور اگر تم ان کو خشک جگہ پر چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی آ گئے، انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس مسئلے کا علم ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں کوئی وباء پھوٹ پڑی ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر کوئی مرض کسی ایسی جگہ پر پھوٹ پڑے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے فرار ہوتے ہوئے باہر مت نکلو۔ جہاں وباء پھوٹ پڑی ہے وہاں جانا نہیں اور جس علاقے میں رہتے ہو وہاں وباء ہے پھر وہاں سے باہر نہ نکلو اور اپنے آپ کو وہیں رکھو تا کہ وہ مرض اور وبا دوسرے لوگوں میں نہ پھیلے۔

آجکل دنیا اس پر جو عمل کر رہی ہے لاک ڈاؤن میں، جنہوں نے وقت پہ کیا وہاں کافی حد تک اس کو محدود کر لیا جہاں نہیں کر سکے اور لاپرواہی کی وہاں یہ پھیلتی چلی جارہی ہے بہرحال یہ بنیادی نکتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

شروع میں اپنے صحابہ کو بتا دیا۔اس پر حضرت عمر نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور واپس لوٹ گئے۔

بخاری کی ایک روایت ہے کہ جب حضرت عمر پر نماز کے شروع میں ہی جب اللہ اکبر آپ نے کہا اور کھڑے ہوئے پڑھانے کے لئے حملہ ہوا قاتلانہ تو اس وقت زخمی حالت میں حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر امامت کے لئے آگے کر دیا اور اس وقت حضرت عبدالرحمن بن عوف نے مختصر نماز پڑھائی۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت عثمان کی خلافت کے انتخاب کے موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف کا کردار بیان کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر جب زخمی ہوئے اور آپ نے محسوس کیا کہ اب آپ کا آخری وقت قریب ہے تو آپ نے چھ آدمیوں حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت زبیر اور حضرت طلحہ کے متعلق وصیت کی کہ وہ اپنے میں سے ایک کو خلیفہ مقرر کر لیں۔اور وصیت کی کہ یہ سب لوگ تین دن میں فیصلہ کریں اور فرمایا کہ جس پر کثرت رائے سے اتفاق ہو سب لوگ اس کی بیعت کریں اور اگر کوئی انکار کرے تو اسے قتل کر دو لیکن اگر دونوں طرف تین تین ہو جائیں تو جس طرف حضرت عبدالرحمن بن عوف ہوں وہ خلیفہ ہو۔جب سارا کام حضرت عبدالرحمن بن عوف کے سپرد ہو گیا۔حضرت عبدالرحمن بن عوف تین دن مدینہ کے ہر گھر گئے اور مردوں اور عورتوں سے پوچھا کہ ان کی رائے کس شخص کی خلافت کے حق میں ہے۔سب نے یہی کہا کہ انہیں حضرت عثمان کی خلافت منظور ہے چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان کے حق میں اپنا فیصلہ دے دیا اور وہ خلیفہ ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا: کچھ حصہ ہے حضرت عبدالرحمن بن عوف کی زندگی کے واقعات کا ان کی نیکیوں کا ان کی سیرت کا۔وہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیان ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 19th - June - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB